سُوْرَةُ الْأَعْلٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝١
الَّذِي خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢
وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدٰى ۝٣
وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤
فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوٰى ۝٥
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ۝٦

سورۂ اعلیٰ مکی ہے اور اس میں انیس آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کر۔ [1] (۱)
جس نے پیدا کیا اور صحیح سالم بنایا۔ [2] (۲)
اور جس نے (ٹھیک ٹھاک) اندازہ کیا اور پھر راہ دکھائی۔ [3] (۳)
اور جس نے تازہ گھاس پیدا کی۔ [4] (۴)
پھر اس نے اس کو (سکھا کر) سیاہ کوڑا کر دیا۔ [5] (۵)
ہم تجھے پڑھائیں گے پھر تو نہ بھولے گا۔ [6] (۶)

☆۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سورت اور سورۃ الغاشیہ عیدین اور جمعہ کی نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ اسی طرح وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری میں سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۂ اخلاص پڑھتے تھے۔
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جن سورتوں کے پڑھنے کی تلقین کی تھی، انمیں ایک یہ بھی تھی (صحاح میں یہ ساری تفصیل موجود ہے)

(۱) یعنی ایسی چیزوں سے اللہ کی پاکیزگی جو اس کے لائق نہیں ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جواب میں پڑھا کرتے تھے، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ (مسند أحمد، ۱/ ۲۳۲- أبوداود، كتاب الصلوٰة، باب الدعاء في الصلوٰة وقال الألباني صحيح)

(۲) دیکھئے سورۃ الانفطار کا حاشیہ نمبر۔ ۷

(۳) یعنی نیکی اور بدی کی۔ اسی طرح ضروریات زندگی کی۔ یہ ہدایت حیوانات کو بھی عطا فرمائی۔ قَدَّرَ کا مفہوم ہے، اشیا کی جنسوں، ان کی انواع و صفات اور خصوصیات کا اندازہ فرما کر انسان کی بھی ان کی طرف رہنمائی فرما دی تاکہ انسان ان سے استفادہ کر سکے۔

(۴) جسے جانور چرتے ہیں۔

(۵) گھاس خشک ہو جائے تو اسے غُثَاءَ کہتے ہیں، أَحْوَىٰ سیاہ کر دیا۔ یعنی تازہ اور شاداب گھاس کو ہم سکھا کر سیاہ کوڑا بھی کر دیتے ہیں۔

(۶) حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو آپ اسے جلدی جلدی پڑھتے تاکہ بھول نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اس طرح جلدی نہ کریں۔ نازل شدہ وحی ہم آپ کو پڑھوائیں گے یعنی آپ کی زبان پر جاری کر دیں گے، پس آپ اسے بھولیں گے نہیں۔ مگر جسے اللہ چاہے گا، لیکن اللہ نے ایسا نہیں چاہا، اس لیے آپ کو سب کچھ یاد ہی رہا۔ بعض نے کہا

إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۚ إِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۝٧
مگر جو کچھ اللہ چاہے۔ وہ ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے۔(۱) (۷)

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ۝٨
ہم آپ کے لیے آسانی پیدا کر دیں گے۔(۲) (۸)

فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ ٱلذِّكْرَىٰ ۝٩
تو آپ نصیحت کرتے رہیں اگر نصیحت کچھ فائدہ دے۔(۳) (۹)

سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ۝١٠
ڈرنے والا تو نصیحت لے گا۔(۴) (۱۰)

وَيَتَجَنَّبُهَا ٱلْأَشْقَى ۝١١
(ہاں) بدبخت اس سے گریز کرے گا۔(۵) (۱۱)

ٱلَّذِى يَصْلَى ٱلنَّارَ ٱلْكُبْرَىٰ ۝١٢
جو بڑی آگ میں جائے گا۔(۱۲)

ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝١٣
جہاں پھر نہ وہ مرے گا نہ جیے گا‘(۶) (بلکہ حالت نزع میں

کہ اس کا مفہوم ہے کہ جن کو اللہ منسوخ کرنا چاہے گا وہ آپ کو بھلوا دے گا۔ (فتح القدیر)

(۱) یہ عام ہے‘ جہر قرآن کا وہ حصہ بھی ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد کر لیں‘ اور جو آپ کے سینے سے محو کر دیا جائے‘ وہ مخفی ہے۔ اس طرح جہر اونچی آواز سے پڑھے‘ خفی پست آواز سے پڑھے۔ خفی‘ چھپ کر عمل کرے اور جہر ظاہر‘ ان سب کو اللہ جانتا ہے۔

(۲) یہ بھی عام ہے‘ مثلاً ہم آپ پر وحی آسان کر دیں گے تاکہ اس کو یاد کرنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔ ہم آپ کی اس طریقے کی طرف رہنمائی کریں گے جو آسان ہو گا۔ ہم جنت والا عمل آپ کے لیے آسان کر دیں گے‘ ہم آپ کے لیے ایسے افعال و اقوال آسان کر دیں گے جن میں خیر ہو اور ہم آپکے لیے ایسی شریعت مقرر کریں گے‘ جو سہل‘ مستقیم اور معتدل ہو گی‘ جس میں کوئی کجی‘ عسر اور تنگی نہیں ہو گی۔

(۳) یعنی وعظ و نصیحت وہاں کریں جہاں محسوس ہو کہ فائدہ مند ہو گی۔ یہ وعظ و نصیحت اور تعلیم کے لیے ایک اصول اور ادب بیان فرما دیا۔ (ابن کثیر) امام شوکانی کے نزدیک مفہوم یہ ہے کہ آپ نصیحت کرتے رہیں‘ چاہے فائدہ دے یا نہ دے۔ کیونکہ انذار و تبلیغ دونوں صورتوں میں آپ کے لیے ضروری تھی۔ یعنی أَوْلَمْ تَنْفَعْ یہاں محذوف ہے۔

(۴) یعنی آپ کی نصیحت سے وہ یقیناً عبرت حاصل کریں گے جن کے دلوں میں اللہ کا خوف ہو گا‘ ان میں خشیت الٰہی اور اپنی اصلاح کا جذبہ مزید قوی ہو جائے گا۔

(۵) یعنی اس نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے کیوں کہ ان کا کفر پر اصرار اور اللہ کی معصیتوں میں انہماک جاری رہتا ہے۔

(۶) ان کے برعکس جو لوگ صرف اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لیے عارضی طور پر جہنم میں رہ گئے ہوں گے انہیں اللہ تعالیٰ ایک طرح کی موت دے دے گا۔ حتیٰ کہ وہ آگ میں جل کر کوئلہ ہو جائیں گے‘ پھر اللہ تعالیٰ انبیا وغیرہ کی سفارش سے ان کو گروہوں کی شکل میں نکالے گا‘ ان کو جنت کی نہر میں ڈالا جائے گا‘ جنتی بھی ان پر پانی ڈالیں گے‘ جس سے وہ

پڑا رہے گا)۔(۱۳)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾
بیشک اس نے فلاح پالی جو پاک ہو گیا۔[1] (۱۴)

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾
اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا۔(۱۵)

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾
لیکن تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔(۱۶)

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۷﴾
اور آخرت بہت بہتر اور بہت بقاوالی ہے۔[2] (۱۷)

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾
یہ باتیں پہلی کتابوں میں بھی ہیں۔(۱۸)

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾
(یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں۔(۱۹)

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ

سورۂ غاشیہ مکی ہے اور اس میں چھبیس آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾
کیا تجھے بھی چھپا لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے۔[3] (۱)

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾
اس دن بہت سے چہرے ذلیل ہوں گے۔[4] (۲)

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾
(اور) محنت کرنے والے تھکے ہوئے ہوں گے۔[5] (۳)

اس طرح جی اٹھیں گے جیسے سیلاب کے کوڑے پر دانہ اگ آتا ہے۔ (صحیح مسلم' کتاب الإیمان' باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحدين من النار)

(۱) جنہوں نے اپنے نفس کو اخلاق رذیلہ سے اور دلوں کو شرک و معصیت کی آلودگیوں سے پاک کر لیا۔

(۲) کیوں کہ دنیا اور اس کی ہر چیز فانی ہے' جب کہ آخرت کی زندگی دائمی اور ابدی ہے' اس لیے عاقل فانی چیز کو باقی رہنے والی پر ترجیح نہیں دیتا۔

☆۔ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ کے ساتھ سورۂ غاشیہ بھی پڑھتے تھے۔(موطأ إمام مالك' باب القراءة فی صلاة الجمعة)

(۳) هَلْ بمعنی قَدْ ہے۔ غَاشِيَةٌ سے مراد قیامت ہے۔ اس لیے کہ اس کی ہولناکیاں تمام مخلوق کو ڈھانک لیں گی۔

(۴) یعنی کافروں کے چہرے۔ خَاشِعَةٌ جھکے ہوئے' پست اور ذلیل۔ جیسے' نمازی' نماز کی حالت میں اللہ کے سامنے عاجزی اور تذلل سے جھکا ہوتا ہے۔

(۵) نَاصِبَةٌ کے معنی ہیں' تھک کر چور ہو جانا۔ یعنی انہیں اتنا پر مشقت عذاب ہو گا کہ اس سے ان کا سخت برا حال ہو